عمرو اور شاتون جن
صفدر شاہین

عمرو اور شاتون جن

13

منصور احمد بٹ

نواب سنز پبلی کیشنز
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

با وقار اور نفاست پسند قارئین کے لئے پر وقار اور نفیس ترین کتابیں

طابع	نواب سنز پبلی کیشنز
مطبع	فیض الاسلام پریس
حروف آرائی	میٹرکس کمپوزرز
سرورق	ڈیزائن ماسٹر
اشاعت	۲۰۱۰ء

ضابطہ

حقوقِ اشاعت محفوظ ہیں

Retail Price
Rs. 25/-

نواب سنز پبلی کیشنز

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی Ph: 051-5555275

ڈسٹری بیوٹرز: اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی فون 051-5772306

عمرو اور جن شاتون

قراقرم کے جنوب میں ایک نہایت زبردست' عیار و مکار اور ظالم جن رہتا تھا۔ اس کا نام تھا شاتون جن۔ وہ جادو ٹونے میں ماہر تھا اور اس علاقے میں سب سے بڑا جادوگر مانا جاتا تھا۔ اس کا شاندار محل ایک وادی میں تھا جو چاروں طرف سے بلند و بالا پہاڑوں میں گھری ہوئی تھی اور وہاں تک پہنچنے کے لیے دشوار گزار راستوں پر چلنا پڑتا تھا۔

شاتون جن کے غلام بھی اس کی اپنی برادری کے تھے یعنی کہ وہ بھی جن تھے۔ پہلے وہ دوسرے جنات کی طرح کوہ قاف میں ہی رہا کرتا تھا۔ مگر جادو ٹونے میں ماہر ہونے کی وجہ سے وہ کئی جنوں اور پریوں کو کئی بار نقصان پہنچا چکا تھا اسی وجہ سے شاہ جنات نے اسے کوہ

قاف سے نکال دیا تھا۔ وہاں سے جلاوطن ہونے کے بعد شاتون جن نے کوہ قراقرم کی اس حسین وادی میں اپنا محل بنا لیا تھا اور اپنے غلام جنوں کو بھی اپنے ہمراہ کوہ قاف سے لے کر آیا تھا۔

محل میں اس کا سارا دن بوریت میں گزر جاتا تھا اس کے ایک غلام جن نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ شادی کر لے اس طرح اس کی ساری بوریت دور ہو سکتی ہے اور اس وقت وہ اپنے محل کے شاندار باغیچے میں بیٹھا اسی بارے میں سوچ رہا تھا کہ شادی کرنے کے لیے کیسی عورت منتخب کرے۔ آیا کہ اس کی ہونے والی بیوی کوہ قاف کی ہو یا آدم زادوں میں سے۔ ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر آسمان کی طرف اٹھ گئی اور وہ حیران رہ گیا۔

وہ ایک بہت بڑا دیوہیکل مور تھا جو کہ ہوا میں اُڑا آ رہا تھا اور اس کا رُخ شاتون جن کے محل ہی کی طرف تھا۔ اس بے حد خوبصورت مور پر کوئی سوار تھا۔ شاتون جن سوچنے لگا کہ یہ مور کس کا ہے اور اس کی پشت پر کون سوار ہے۔ مور ذرا قریب آیا تو شاتون جن نے دیکھا مور پر ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی سوار تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ یقیناً کوئی جادوگرنی ہے جو جادو کے زور سے اتنا قوی ہیکل مور بنا کر اس کی سواری کر رہی ہے۔ کہیں یہ میرے سے زیادہ قابل جادوگرنی تو نہیں۔

عمرو اور جن شاتون

شاتون جن نے سوچا۔ چند لمحوں بعد وہ مور اور اس پر سوار لڑکی شاتون جن کے محل کے باغیچے میں ہی اترنے لگی۔

وہ مور عین شاتون جن کے سامنے آ رُکا اور دوسرے ہی لمحے آدھا مور زمین میں دھنس گیا اس پر موجود لڑکی کی مور کے اردگرد لٹکتی ہوئی ٹانگیں بھی ٹخنوں تک زمین میں دھنس گئیں۔ دراصل شاتون جن نے محل کے گرد جادو کا حصار قائم کر رکھا تھا تا کہ اگر کبھی کوئی اجنبی محل میں قدم رکھنے کی جرأت کرے تو سزا کے طور پر زمین میں آدھا دھنس جائے۔ جیسے ہی مور زمین میں دھنسا اُس پر موجود لڑکی کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ دوسرے ہی لمحے لڑکی نے ایک منتر پڑھ کر زمین کی طرف پھونکا اور مور سمیت زمین سے نکل آئی۔ مور سے نیچے اتر کر اس نے کچھ پڑھ کر مور کی طرف پھونکا اور مور غائب ہوگیا۔

مور کے غائب ہونے کے بعد وہ خوبصورت لڑکی شاتون جن کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور بولی۔

''شاتون جن...... طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کا سلام قبول کرو......''

''قبول کیا......'' شاتون جن نے چونک کر پوچھا...... ''مگر تم کون ہو اور جادوگروں کے بادشاہ افراسیاب کو میری طرف سلام بھیجنے کی کیا

ضرورت پڑ گئی......"

"شاید تم نے میرے لباس سے اندازہ نہیں لگایا...... میں طلسم ہوشربا کی شہزادی نیلم ہوں...... افراسیاب کی سب سے چھوٹی بیٹی......"

"اوہ...... معاف کرنا شہزادی...... کہیں تم نے میرے اس جادوئی حصار کا برا تو نہیں منایا جس کی وجہ سے تم اور تمہارا طلسمی مور زمین میں دھنس گئے......" شاتون جن گھبرا کر بولا۔

"نہیں......" شہزادی نیلم جادوگرنی ہنس کر بولی...... "میں جانتی ہوں ہر عقل مند جادوگر اپنی حفاظت کے لیے ایسے جادوئی تجربے ضرور استعمال کرتا ہے......"

"تم...... تم واقعی شہزادی نیلم ہو نا...... مجھے بہت آرزو تھی تمہیں دیکھنے کی۔ دراصل میں نے تمہارے حسن و جمال کی بہت تعریف سنی تھی۔ میں نے کئی بار سوچا کہ افراسیاب سے تمہارا رشتہ مانگوں اور تمہیں اپنی دلہن بناؤں مگر حوصلہ نہ پڑا...... یقین کرو تم مجھے بہت پسند آئی ہو...... تم جیسی خوبصورت لڑکی کوہ قاف میں بھی نہیں ہے...... شاتون جن نے کہا۔

"اوہ...... مجھے بھی تم پسند آئے ہو...... اور تمہاری آرزو پورے ہونے کا وقت آ گیا ہے......" شہزادی نیلم مسکرا کر بولی۔

''کیا مطلب......''؟ شاتون جن بولا۔

''مطلب یہ کہ اب مجھے حاصل کرنا اور مجھ سے شادی کرنا تمہارے لیے بہت آسان ہے...... اتنا آسان کہ سنو گے تو خوشی کے مارے اچھل پڑو گے......'' شہزادی نیلم نے کہا۔

''اچھا...... کیا واقعی......'' شاتون جن بولا......

''مگر کیسے......''؟

''اس کے لیے تمہیں......'' شہزادی نیلم نے کہنا چاہا۔

''ٹھہرو شہزادی...... پہلے میں تمہاری خاطر مدارت کر لوں...... اس کے بعد باتیں کریں گے......'' شاتون جن نے خوش ہو کر کہا......

''آؤ میرے ساتھ......''

شاتون جن شہزادی نیلم کا ہاتھ تھام کر اسے ایک سجے ہوئے کمرے میں لایا اور ایک پلنگ پر بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے تین بار تالی بجائی تو ایک غلام جن آ گیا۔

''کیا حکم ہے...... آقا شاتون......''؟ غلام جن نے آتے ہی مؤدب لہجے میں کہا۔

''شہزادی نیلم اور میرے لیے فوراً کھانے پینے کا انتظام کرو......'' شاتون جن نے حکم دیا اور جن واپس چلا گیا...... کچھ ہی دیر بعد غلام

عمرو اور جن شاتون

جن نے ایک بہت بڑا طشت لا کر ان کے سامنے رکھ دیا...... طشت میں انواع و اقسام کے کھانے اور پھل موجود تھے۔

''کھانا شروع کرو شہزادی......'' شاتون جن نے کہا۔

شہزادی نیلم نے تھوڑا سے کھانا کھایا باقی تمام کھانا شاتون جن نے چند منٹ میں صاف کر کے ایک طرف رکھ لیا۔ پھر شاتون جن نے شہزادی نیلم سے اس کے آنے کا مطلب دریافت کیا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ کبھی عمرو عیار کا نام بھی سنا ہے......''؟ شہزادی نیلم نے پوچھا۔

''نہیں...... وہ کون ہے؟...... یہ نام میں پہلی بار سن رہا ہوں......'' شاتون جن نے کہا۔

''عمرو عیار وہ خبیث انسان ہے جس نے پورے طلسم ہوشربا کو مصیبت میں ڈالا ہوا ہے...... وہ غضب کا عیار اور مکار دشمن ہے۔ اتنا کہ طلسم کا ہر جادوگر اس سے پناہ مانگتا ہے...... اس نے ہم لوگوں کو بہت تنگ کیا ہوا ہے...... مہینے میں دو بار آتا ہے اور طلسم کے جادو گروں کو اپنی عیاری سے زبردست نقصان پہنچا کر چلا جاتا ہے...... وہ کئی جادوگروں کو قتل کر چکا ہے...... اور بیسیوں کو اس نے بری طرح لوٹا ہے کہ وہ بے چاری کوڑی کوڑی کو محتاج ہو گئے ہیں۔ طلسم کے نامی

عمرو اور جن شاتون

گرامی جادوگر اور بہادر بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر کبھی پکڑا بھی جاتا ہے تو قتل ہونے سے پہلے ہی عیاری سے کام لے کر نکل جاتا ہے۔ افراسیاب بھی اس سے بہت تنگ ہے۔ اس کے شایان شان نہیں کہ وہ طلسم ہوشربا کا شہنشاہ ہو کر ایک معمولی انسان کا مقابلہ کرے۔ بڑے بڑے جادوگروں کو عمرو کے مقابلے میں بھیجا جاتا ہے مگر وہ لوگ یا تو عمرو کے ہاتھوں قتل ہو جاتے ہیں یا شکست کھا کر واپس آ جاتے ہیں...... غرض طلسم والے اس سے بہت تنگ ہیں...... اب افراسیاب نے تمہیں پیغام بھیجا ہے کہ تم عمرو کو زندہ یا مردہ گرفتار کر کے پیش کرو گے تو منہ مانگا انعام پاؤ گے......" شہزادی نیلم نے تفصیل بتائی۔

"اوہ...... یہ تو بہت معمولی کام ہے......" شاتون جن نے مسکرا کر کہا......

"عمرو عیار جو طلسم والوں کے لیے ہوا بنا ہوا ہے میں اُسے چٹکی میں مسل دوں گا......"

"بس تو پھر تم مجھے آسانی سے حاصل کر سکتے ہو......" شہزادی نے جلدی سے کہا۔

"وہ کس طرح......" شاتون جن اب بھی حیران تھا۔

"وہ اس طرح کہ میرے پیارے شاتون...... جب انعام مانگنے لگنا

تو انعام میں میرا رشتہ مانگ لیتا...... شہنشاہ انکار نہیں کر سکیں گے......
ویسے بھی وہ تمہیں بہت پسند کرتے ہیں...... مجھے یقین ہے کہ ہماری
شادی ضرور ہوگی......" شہزادی بولی۔

"اوہ...... واقعی یہ تو بہت آسان طریقہ ہے تم سے شادی کرنے
کا......" شاتون جن بولا۔

"ٹھیک ہے اب پھر میں چلوں......؟" شہزادی نیلم بولی......

"تم عمرو کو گرفتار کر کے افراسیاب کے دربار لے آنا......"

"وہ تو میں کر لوں گا شہزادی...... مگر میری ایک شرط ہے......"
شاتون جن بولا۔

"وہ کیا......"؟ شہزادی حیران ہوئی۔

"وہ یہ کہ عمرو کے گرفتار ہونے تک تم یہیں میرے ساتھ میرے
محل میں رہو گی......" شاتون جن نے کہا۔

"قبول ہے......" شہزادی نے فوراً جواب دیا۔

شاتون جن خوشی سے پھولے نہیں سمایا۔ اس نے شہزادی سے عمرو کا
پتہ دریافت کیا اور کہا۔

"تم میرا انتظار کرو...... میں ابھی جا کر عمرو کو کان سے پکڑ کر لاتا
ہوں...... اس کی کیا مجال کہ میرا مقابلہ کرے......" شاتون جن نے کہا

ر دروازے سے باہر نکل گیا......

☆......☆......☆

عمرو اس وقت اپنے مکان کی چھت پر کھڑا تھا دراصل ان دنوں
نداد میں بہت گرمی پڑ رہی تھی اور شام کے وقت عمرو چھت پر آیا تھا
کہ ٹھنڈی ہوا سے لطف حاصل کرے۔ وہ دُعا مانگ رہا تھا کہ اے
نَد بارش دے دے...... تا کہ اس گرمی کا خاتمہ ہو سکے۔ ابھی وہ دُعا
نگ کر آسمان کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے ایک لحیم شحیم اور ہٹا کٹا
ن اڑتا ہوا نظر آیا۔ غور کرنے پر پتہ چلا کہ وہ عمرو ہی کی طرف آ رہا
ہے۔

عمرو سوچنے لگا کہ دُعا میں' میں نے مانگی بارش کی اور خدا نے بھیج
! اس جن کو...... یہ کیا ماجرا ہے......؟ کہیں میری دُعا اُلٹی تو نہیں
ئی...... یا وہ جن بارش کا فرشتہ تو نہیں ہے...... اور کہیں اس سے یہ تو
چھنے نہیں آ رہا کہ بارش کب برسائی جائے اور کتنی تعداد میں برسائی
ئے...... عمرو کے سوچتے ہی سوچتے وہ جن اس کے قریب آ گیا......
فضا میں رُک کر عمرو کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر سخت لہجے میں بولا۔

"او...... ڈاڑھی والے بکرے...... کیا تم ہی عمرو عیار ہو......؟"

عمرو اپنا نام سُن کر چونکا اور دل میں سوچنے لگا کہ ضرور کوئی خاص

بات ہے ورنہ جن اتنی سختی سے بات نہ کرتا۔ اس نے غصیلے لہجے میں
جن سے کہا۔

''منہ سنبھال کر بات کر...... بے ادب...... گستاخ...... بدتمیز...... کی
تو نہیں جانتا کہ میں کون ہوں......''؟

'' بکواس بند کرو آدم زاد......'' جن کو بھی غصہ آ گیا......

''میرا نام شاتون جن ہے...... اور میں عمروعیار کو گرفتار کرنے
آیا ہوں......تم بتاؤ کہ تمہی عمرو ہو یا نہیں......''؟

''یار ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو...... کیا میں تمہیں عمرو نظر آ
ہوں...... کیا کسی بے وقوف نے تمہیں عمرو کی نشانیاں نہیں بتائیں......''

عمرو کی بات سن کر شاتون جن شش و پنج میں پڑ گیا...... کہنے
لگا......

''شہزادی نیلم نے مجھے عمرو کا جو حلیہ بتایا ہے اس کے مطابق تو
ہی عمرو لگتے ہو......''

شہزادی نیلم کا نام سن کر عمرو سمجھ گیا کہ افراسیاب نے ہی ا
گرفتار کرنے کے لیے اس جن کی خدمات حاصل کی ہیں......'' اس
جن سے کہا۔

''تم تو مجھے احمق معلوم ہوتے ہو شاتون جن...... بھلا خود سوچو

گر میں ہی عمرو ہوتا تو تمہیں دیکھ کر فرار ہونے کی کوشش نہ کرتا......
رے اللہ کے عذاب سے ڈرو...... میں تو فضول جادوگر ہوں اور یہاں
کھڑا جادو سے آسمان کو نیچے گرانے کی کوشش کر رہا ہوں......''

''اوہ......تو تم جادوگر ہو......'' شاتون جن چونک کر بولا......

''پھر تو تم اپنی ہی برادری کے آدمی ہو...... میں بھی جادوگر ہوں
ور قراقرم کی پہاڑیوں میں رہتا ہوں......کبھی میرے پاس آنا...... میں
تمہیں دعوت دیتا ہوں......''

''بہت اچھا دوست...... میں ضرور آؤں گا...... کیا تم وہاں اکیلے
رہتے ہو......''؟ عمرو نے خوش ہو کر پوچھا۔

''ہاں......مگر آج افراسیاب کی بیٹی نیلم میرے پاس آئی ہے......
ر عمرو کی گرفتاری تک میرے محل میں ہی قیام کرے گی......'' شاتون
ن نے کہا......

''عمرو کی گرفتاری کے بعد میں افراسیاب سے منہ مانگا انعام حاصل
رنے کے طور پر اس سے شہزادی نیلم کا رشتہ مانگ کر اس سے شادی
ر لوں گا......کیا تم میری شادی میں آؤ گے......''

''کیوں نہیں...... ضرور آؤں گا...... تمہاری شادی خانہ بربادی
ں......'' عمرو نے ہنس کر کہا......''اور کوئی فرمائش ہو تو بتاؤ......''

عمرو اور جن شاتون

''نہیں بھائی فضول...... اب میں جا کر عمرو کو تلاش کرتا ہوں.... اگر وہ اس طرح نہ ملا تو پھر جادو کے زور پر اسے تلاش کروں گا......''

شاتون جن نے مسکرا کر کہا...... ''مگر میری ایک درخواست ہے کہ تم کم از کم میری شادی تک تو اپنے ارادے سے باز آ جاؤ اور آسمان زمین پر مت گراؤ......'' عمرو نے سوچا کہ کہیں وہ جادو کے ذریعے معلو نہ کرے کہ وہی عمرو ہے اس نے شاتون جن سے کہا......

''اس کے لیے میری بھی ایک شرط ہے......''

''مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے...... بہرحال بتاؤ......'' جن شاتو نے پوچھا......

''چونکہ تم مجھے اپنا دوست بنا چکے ہو اس لیے میں چاہتا ہوں کہ سے دوستی کا حق ادا کروں اور عمرو سے گرفتاری کے سلسلے میں تمہار پوری پوری مدد کروں...... چونکہ اب میں آسمان گرانے سے باز آ ہوں اس لیے بیکار ہوں اور بیکاری دور کرنے کے لیے یہی بہتر ہے عمرو کو گرفتار کر کے تمہارے حوالے کر دوں عمرو کو اچھی طرح جانتا پہچ ہوں وہ آج کل چچو کی ملیاں گیا ہوا ہے......'' عمرو نے کہا۔

''چچوں کی ملیاں وہ کہاں ہیں......'' شاتون جن نے حیران ہو پوچھا۔

''ہائے...... تم تو کچھ بھی نہیں جانتے دوست......'' عمرو ماتھے پر ہاتھ مار کر بولا...... ''ارے...... تم چچوں کی ملیاں نہیں جانتے...... ارے بھئی وہ ایک شہر ہے...... اللہ میاں کے حکم سے وجود میں آیا ہے...... بہرحال تم وہاں نہیں پہنچ سکو گے...... کیونکہ وہ شہر بہت دور ہے۔ تم واپس اپنے گھر جاؤ...... میں ایک دو دن میں عمرو کو گرفتار کر کے وہاں آجاؤں گا...... اس وقت تک شہزادی نیلم سے دل بہلاؤ اور اسے کوہ قاف کے قصے کہانیاں سنا کر خوش کرو...... میری آنے تک محل سے باہر نہ جانا...... سمجھ گئے یا گراؤں آسمان زمین پر......''

''نہیں نہیں......'' شاتون جن بوکھلا کر بولا...... ''سمجھ گیا میرے دوست...... اب میں اتنا بدھو نہیں کہ تمہاری بات نہ سمجھ سکوں...... اچھا اب اجازت دو......''

''ارے دوست آؤ نا...... میرے گھر...... تمہاری کچھ خاطر مدارت کروں......'' عمرو نے کہا۔

''نہیں...... ابھی تو نہیں...... شہزادی نیلم میرا انتظار کر رہی ہوگی...... پھر کسی دن ضرور آؤں گا......'' شاتون جن نے کہا۔

''اچھا تو پھر شہزادی نیلم کو میرا سلام کہہ دینا اور کہنا میں بندوبست کر کے آؤں گا......'' عمرو نے کہا۔

عمرو اور جن شاتون

شاتون جن جلدی سے مڑ کر بولا......

"بندوبست...... کیا مطلب ہے تمہارا......"؟

"مطلب یہ ہے کہ شہزادی نیلم اور تمہاری شاندار شادی کا بندوبست کروں گا......" عمرو نے ہنس کر کہا۔

اور شاتون جن بھی ہنستا ہوا قراقرم کی طرف اڑنے لگا۔

☆......☆......☆

شاتون جن خوشی خوشی اپنے محل میں اترا تو شہزادی نیلم نے اسے تنہا دیکھ کر منہ بنایا...... وہ اسے پسند نہیں کرتی تھی...... محض عمرو کی گرفتاری کے لیے اس نے شاتون جن کو اپنی محبت کا فریب دیا تھا شاتون جن اس کے قریب آیا تو وہ مسکرانے لگی۔

"مجھے پہلے ہی شک تھا کہ تم عمرو کو گرفتار نہ کر سکو گے...... اور ناکام واپس لوٹو گے...... حالانکہ شہنشاہ نے تو تمہاری بہادری اور عیاری کی بہت تعریف کی تھی......" شہزادی نیلم نے کہا۔

"یہ بات نہیں شہزادی...... میری بہادری پر شک مت کرو......

شاتون جن جلدی سے بولا......

"اگر فضول جادوگر سے ملاقات نہ ہوجاتی تو میں عمرو کو گرفتار کر کے ہی لوٹتا......"

''فضول جادوگر......'' شہزادی چونک کر بولی...... '' وہ کون ہے؟''

''میرا دوست ہے......'' شاتون جن نے فخریہ لہجے میں کہا......

''وہ آسمان کو زمین پر گرانے والا منتر جانتا ہے...... بلاشبہ وہ مجھ سے بھی بڑا جادوگر ہے......''

''اچھا......'' شہزادی حیران ہو کر بولی......

''وہ اتنا زبردست جادوگر ہے کہ آسمان کو نیچے گرا سکتا ہے......''

''ہاں...... بلکہ گرانے ہی والا تھا...... وہ تو شکر ہے کہ میں بروقت پہنچ گیا اور میری درخواست پر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا...... ورنہ اب تک دنیا تباہ ہو چکی ہوتی......''

شاتون جن کی بات سن کر شہزادی نیلم بہت حیران ہوئی کہنے لگی......

''تم نے اچھا کیا جو اسے آسمان گرانے سے روک دیا اور دنیا کو تباہ ہونے سے بچا لیا...... مگر یہ تو بتاؤ کہ عمرو کا کیا بنا......''

''عمرو کا بنے گا قیمہ......'' شاتون جن نے ہنس کر جواب دیا......

''میں فضول جادوگر کے ذمے لگا آیا ہوں...... وہ ایک دو دن میں عمرو کو پکڑ کر یہاں پہنچ جائے گا...... پھر ہم اکٹھے عمرو کو افراسیاب کے پاس لے چلیں گے...... فضول جادوگر تمہارا بھی بندوبست کر کے آئے

گا......"

"میرا بندوبست......" وہ حیرت زدہ لہجے میں بولی......

"کس قسم کا بندوبست......"

"تمہاری اور میری شادی کا بندوبست...... شاتون جن خوش ہو کر بولا......

"ظاہر ہے میں اکیلا تو شادی کا بندوبست نہیں کر سکتا......"

"وہ سب تو ٹھیک ہے...... مگر بہتر تھا کہ خود ہی عمرو کو گرفتار کر لاتے...... نجانے فضول جادوگر کیا کرے گا......" شہزادی نے اداس ہو کر کہا۔

"اوہ...... تم فکر نہ کرو...... پیاری نیلم شہزادی......" شاتون جن نے جلدی سے کہا...... "یقین کرو کہ میں عمرو کو پکڑ کر ہی لاتا مگر میرے دوست فضول نے مجھ سے کہا کہ میں اس معمولی کام کی تکلیف نہ اٹھاؤں...... اور وہ خود عمرو کو گرفتار کر کے یہاں پہنچا دے گا...... ویسے بھی عمرو آج کہیں گیا ہوا ہے......"

"کہاں گیا ہوا ہے......" شہزادی نیلم نے چونک کر پوچھا۔

"معلوم نہیں کیا نام بتایا تھا فضول جادوگر نے اس شہر کا...... کم بخت یاد نہیں آ رہا......" شاتون جادوگر ذہن پر زور دے کر بولا......

''چلو چھوڑو...... آؤ میں تمہیں اپنے محل کی سیر کراتا ہوں......''

شاتون جادوگر شہزادی نیلم کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آیا اور اسے محل کی سیر کرانے لگا۔

☆......☆......☆

عمروعیار اس وقت شاتون جادوگر سے نمٹنے کا منصوبہ بنا رہا تھا...... آخرکار کافی سوچ و بچار کے بعد اس نے ضروری تیاری کی اور گھوڑے پر سوار ہو کر قراقرم کی طرف چل دیا...... سفر کافی لمبا تھا...... دو دن گزر گئے...... وہ آدھا سفر طے کر کے ایک شہر میں داخل ہوا اور مٹھائی کی دوکان پر پہنچا وہاں سے اس نے تازہ مٹھائی خریدی اور زنبیل میں رکھ لی...... شہر سے باہر آ کر اس نے مٹھائی پر سفوف بے ہوشی اور عرق بے ہوشی چھڑکا اور اس پر چاندی کے ورق لگا دیئے......

پھر وہ وہاں سے روانہ ہوگیا...... ابھی وہ کچھ دور ہی چلا تھا کہ سامنے سے ہوا میں اڑتا ہوا ایک جن آتا دکھائی دیا...... عمرو نے سوچا شاید یہ شاتون جن ہے...... کچھ ہی دیر بعد وہ جن عمرو کے گھوڑے کے سامنے زمین پر اترا...... گھوڑا ڈر کر ہنہنایا اور رُک گیا...... عمرو نے دیکھا وہ شاتون جن نہیں تھا......

''فضول جادوگر...... میں شاتون جن کا غلام ہوں...... اس نے مجھے

تمہارا پتہ کرنے کے لیے بھیجا ہے...... اور کہا ہے کہ دو دن گزر چکے ہیں...... مگر تم عمرو کو لے کر نہیں پہنچے...... اگر تم نے اب تک عمرو کو گرفتار نہیں کیا تو بتا دو تا کہ وہ خود آ کر عمرو کو تلاش کرے......''

عمرو نے کچھ دیر سوچا...... پھر بولا۔

''اسے کہو کہ میں نے عمرو کو گرفتار کر لیا ہے اور اسے ساتھ لا رہا ہوں...... کل پرسوں تک تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا...... اسے کہنا کہ میں بھیس بدل کر وہاں آؤں گا...... تا کہ شہزادی نیلم میری اصل شکل دیکھ کر خوف سے مر نہ جائے...... اور ہاں اسے یہ بھی بتا دینا کہ میں نے عمرو کو جادو کے زور سے طوطا بنایا ہوا ہے کہیں وہ یہ نہ سمجھ لے کہ میں خالی ہاتھ آ رہا ہوں......''

''طوطا...... کہاں ہے طوطا......'' غلام جن نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اسے میں نے جادو کے ذریعے غائب کیا ہوا ہے...... تم جاؤ اور اپنے آقا شاتون جن کو میرا پیغام پہنچاؤ......'' عمرو نے جواب دیا۔

غلام جن واپس اُڑ گیا...... عمرو بھی گھوڑا دوڑانے لگا...... قراقرم کے قریبی شہر میں پہنچ کر اس نے بازار سے ایک طوطا خرید کر اس کے لیے ایک پنجرہ خریدا...... طوطے کو پنجرے میں بند کرنے کے بعد وہ

عمرو اور جن شاتون

آ گے چل دیا...... راستے میں وہ طوطے کو ایک ہی جملہ سکھاتا رہا...... کہ ''میں عمرو عیار ہوں۔''

شہر سے باہر پہنچ کر عمرو کو ایک درختوں کا جھنڈ دکھائی دیا...... اس نے جھنڈ کی آڑ میں پہنچ کر گھوڑا روک لیا...... اور گھوڑے سے اتر آیا...... زنبیل سے اس نے رنگ و روغن عیاری کا سامان نکالنے کے بعد اپنی شکل تبدیل کرنے لگا...... اس نے اپنے آپ کو ایک خوبصورت نوجوان بنایا اور زنبیل سے ہی ایک خوبصورت سی پوشاک نکال کر پہن لی...... زنبیل کندھے سے لٹکانے کے بعد وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور قراقرم کی سمت چل دیا۔طوطے کا پنجرہ بھی اس کے ساتھ تھا۔

جیسے ہی قراقرم کا پہاڑی علاقہ شروع ہوا راستہ دشوار گزار ہوتا گیا عمرو سمجھ گیا کہ یہ علاقہ شاتون جن کے قبضے میں ہے اور اسی نے جادو کے ذریعے اسے دشوار گزار بنا رکھا ہے تا کہ کوئی اجنبی یا دشمن اس کے علاقے میں آسانی سے داخل نہ ہو سکے۔ وہاں جگہ جگہ پر گہری کھائیاں تھیں۔ ایسی کھائیاں جو اوپر سے تو گھاس پھونس معلوم ہوتی تھیں مگر پاؤں پڑتے ہی بندہ نیچے گرنے لگتا تھا۔ عمرو بہت محتاط ہو چکا تھا۔ گھوڑا اس نے پہاڑی علاقے کے شروع ہوتے ہی چھوڑ دیا تھا۔ پنجرہ اس نے ایک ہاتھ میں تھام رکھا تھا اور بہت بچ بچا کر چل رہا تھا۔ کئی جگہ

تو وہ کھائیوں میں گرتے گرتے بچا۔

آخر کچھ سوچ کر اس نے طلسمی زنبیل سے ایک ڈنڈا نکال لیا۔ اب وہ ڈنڈے کے ذریعے پہلے زمین کی اس جگہ کو اچھی طرح دباتا جہاں اس نے پاؤں رکھنا ہوتا اور پھر قدم رکھتا۔ وہاں اس کا واسطہ کئی عجیب وغریب جانوروں سے بھی پڑا۔ وہ جانور شاید وہاں پہاڑیوں میں موجود غاروں میں رہتے تھے۔ کتے جتنی جسامت کے وہ جانور تھے جن کی دو سونڈیں لٹکی ہوئی تھیں۔ عمرو کو دیکھ کر انھوں نے ہاتھی کی طرح چنگھاڑنا شروع کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہاں انہی جیسے بے شمار جانور اکٹھے ہو گئے۔ عمرو نے زنبیل سے سلیمانی گولہ نکالا اور ان کی طرف پھینک دیا۔ کوئی آواز پیدا کئے بغیر سلیمانی گولا ان عجیب و غریب جانوروں کو لگا اور دوسرے ہی لمحے وہاں آگ لگ گئی۔

جانوروں میں بھگدڑ مچ گئی اور کئی جانور جس کا جدھر منہ آیا بھاگ کھڑا ہوا۔ ان میں سے بیشتر جل جل کر مرنے لگے۔ کچھ ہی دیر بعد وہ جگہ صاف ہو چکی تھی۔ اب وہاں صرف جل جانے والے جانوروں کی ہڈیاں موجود تھیں۔ باقی جانور آگ سے گھبرا کر بھاگ گئے تھے۔ عمرو آگے روانہ ہوگیا۔

ابھی وہ بمشکل پچاس قدم کا فاصلہ طے کر پایا ہوگا کہ اسے یوں

محسوس ہوا جیسے اس کے پاؤں زمین میں دھنستے جا رہے ہوں۔ دوسرے ہی لمحے عمرو کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں وہ یقیناً دلدل میں پھنس چکا تھا۔ وہ ٹخنوں تک دلدل میں دھنس چکا تھا اور اب وہاں سے نکلنے کے لیے چیخنے چلانے اور ہاتھوں کی مدد سے کنارے پر موجود جھاڑیوں کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ گھٹنوں تک دلدل میں دھنس چکا تھا۔ طوطے کا پنجرہ اس نے کنارے پر رکھ دیا جہاں جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں اور اب دونوں ہاتھوں سے قریب کی بڑی جھاڑی کو قابو کر لیا۔

آہستہ آہستہ وہ جھاڑی کو پکڑ کر باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگا اور آخرکار کچھ دیر کی کوشش کے بعد وہ دلدل سے باہر نکل آیا۔ اس کے کپڑے گھٹنوں سے اوپر تک کیچڑ میں لتھڑ چکے تھے۔ دلدل سے باہر آنے کے بعد عمرو نے زنبیل سے ایک کپڑوں کا جوڑا نکالا اور پہننے کے بعد طوطے کا پنجرہ اٹھا کر چل دیا وہ اب دلدل سے بہت بچ بچا کر چل رہا تھا۔ اس کے لیے اسے لمبا چکر کاٹ کر دوبارہ اس راستے پر آنا پڑا تھا۔ اب دلدل اس سے پیچھے رہ گئی تھی۔

وہ سفر طے کرتا ہوا ایک ایسی وادی میں جا پہنچا جو چاروں طرف سے پہاڑوں میں گھری ہوئی تھی۔ اس وادی کے عین وسط میں ایک نہایت عالیشان محل تھا جس کے دروازے پر دو خوفناک جن پہرہ دے

رہے تھے۔ عمرو سمجھ گیا کہ یہی شاتون جن کا محل ہے۔ جیسے ہی عمرو محل کے قریب پہنچا تو دروازے پر موجود دونوں محافظ جن آدم بو آدم بو کہتے ہوئے اسے کھانے کے لیے لپکے...... عمرو گھبرا گیا۔ اس نے کچھ سوچا اور کڑک کر کہا۔

''رُک جاؤ بدبختو...... ورنہ جلا کر بھسم کر ڈالوں گا......''

''کون ہو تم...... اور شاتون جن کے علاقے میں آنے کی جرأت کیسے کی......'' ایک جن دھاڑا۔

''میں شاتون جن کا دوست فضول جادوگر ہوں...... سمجھے......'' عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ واقعی......'' دونوں جن بیک وقت بولے......

''میں تمہاری اس بدتمیزی کی شاتون جن سے شکایت کروں گا......'' عمرو نے کہا۔

''ہمیں معاف کر دو فضول جادوگر...... ہم شرمندہ ہیں۔'' ایک جن بولا۔

''ٹھیک ہے...... جاؤ معاف کیا......'' عمرو نے حاتم طائی کی قبر پر لات مارتے ہوئے کہا...... ''اپنے بدبخت آقا سے کہو جا کر کہ فضول جادوگر کا باہر آ کر استقبال کرے......''

ایک جن اندر چلا گیا...... چند لمحوں بعد شاتون جن شہزادی نیلم کے ہمراہ باہر آیا۔ عمرو کے ہاتھ میں طوطے کا پنجرہ دیکھ کر وہ دونوں خوش نظر آنے لگے۔

''خوش آمدید...... فضول جادوگر...... ہم بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہے تھے......'' شاتون جن نے مسکرا کر کہا...... ''ہیں تو تم نے خوب بدلا ہے...... بالکل نوجوان دکھائی دیتے ہو......''؟

مجھے ذرا دیر ہو گئی...... ورنہ میں دو دن پہلے ہی یہاں پہنچ جاتا......'' عمرو نے کہا۔

''دیر کیسے ہو گئی......'' شاتون جن نے اس کے ہمراہ محل میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا...... شہزادی نیلم بار بار طوطے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''دراصل راستے میں عمرو میری قید سے فرار ہو کر سمندری جادوگر کی پناہ میں چلا گیا تھا......'' عمرو نے ہنس کر کہا......

''میں نے سمندری جادوگر سے کہا کہ عمرو کو میرے حوالے کر دے...... اس نے صاف انکار کر دیا اور مقابلے پر اتر آیا...... مجھے بھی غصہ آ گیا...... میں نے جادو کے ذریعے سمندر میں آگ لگا دی...... جادوگر کا محل سمندر کے درمیان میں تھا...... محل جلنے لگا...... تو وہ گھبرایا

ہوا باہر آیا...... اور مجھ سے معافی مانگنے لگا...... میں نے اس کی التجا پر آگ بجھا دی...... اور اس نے عمرو کو میرے حوالے کر دیا...... تب میں نے عمرو کو جادو کے زور سے طوطا بنا ڈالا...... تا کہ دوبارہ فرار نہ ہو سکے......"

"اوہ...... یہ تو تم نے اچھا کیا......" شاتون جن نے خوش ہو کر کہا......"یہی طوطا عمرو ہے نا......"

"ہے تو یہی مگر بے چارے پر میرا جادو الٹا اثر کر گیا...... اب میں کوشش بھی کروں تو اسے انسانی شکل میں نہیں لاسکتا......دراصل جادو کرتے وقت میں غصے میں تھا...... اب صورتحال یہ ہے کہ اگر تم جادو کے ذریعے اس کی اصل شکل دیکھنا بھی چاہو تو نہیں دیکھ سکتے...... جادو جو الٹا ہو گیا ہے...... بس اب یہ بے چارہ اپنا نام ہی بتا سکتا ہے...... اس سے لاکھ مغز ماری کرو یہ اور کوئی بات نہیں کرے گا......"

"یہ تو اور بھی اچھی بات ہے......" شہزادی نیلم نے مسکرا کر کہا...... "ورنہ یہ اپنی عیارانہ باتوں سے ہمیں بے وقوف بنا کر نکل بھاگتا......"

"اب تو اس کا باپ بھی نہیں بھاگ سکتا شہزادی......" عمرو نے اکڑ کر جواب دیا......"فضول جادوگر کا جادو معمولی نہیں ہوتا......"

وہ محل کے ایک کمرے میں آ بیٹھے...... شاتون جن کے حکم پر غلام

ن نے فوراً کھانا لگا دیا...... کھانے کے بعد شہزادی نیلم نے پنجرے
ں بند طوطے سے پوچھا۔
''تم کون ہو......''؟
''میں عمرو عیار ہوں......'' طوطے نے فوراً جواب دیا۔
شہزادی نیلم نے سوچا کہ ممکن ہے طلسمی آئینے میں عمرو کی اصل
ں نظر آجائے۔ اس نے شاتون جن کے کمرے میں موجود طلسمی
نہ طوطے کے سامنے رکھ کر دیکھا۔ مگر آئینے میں اسے طوطا ہی نظر
...... اس نے طوطے سے کہا۔
''عمرو کے بچے...... پچھلی بار بھی تم نے اپنی عیاری سے ہمیں بہت
ان پہنچایا...... اب تمہیں زندہ نہیں چھوڑا جائے گا......''
کچھ دیر بعد شہزادی نیلم نے شاتون جن سے کہا...... ''اب ہمیں
ں ہوشربا چل دینا چاہیے...... افراسیاب ہمارا انتظار کر رہا ہو گا......''
عمرو نے شاتون سے کہا۔ دوست میں بھی چلوں گا...... طلسم دیکھے
عرصہ ہو گیا ہے...... میں افراسیاب سے بھی ملاقات کرنا چاہتا
......''
''ٹھیک ہے مگر اس کے سامنے یہ نہ کہہ بیٹھنا کہ عمرو کو تم نے
ر کیا ہے...... ورنہ میں افراسیاب سے شہزادی نیلم کا رشتہ نہیں

مانگ سکوں گا......" شاتون جن نے کہا۔

"تم بالکل بے فکر رہو...... مجھے ضرورت ہی کیا ہے اسے بتانے کی...... میں خاموش رہوں گا......" عمرو نے کہا۔

پھر وہ تینوں کمرے سے باہر نکل آئے...... طوطے کا پنجرہ اب شاتون کے ہاتھ میں تھا...... محل کے احاطے میں آ کر شاتون جن نے ایک منتر پڑھا فوراً ہی زمین سے ایک طلسمی تخت نمودار ہوا...... وہ تینوں تخت پر سوار ہوئے اور طوطے کا پنجرہ بھی تخت پر رکھ دیا گیا...... پھر شاتون کے حکم پر تخت فضا میں بلند ہوا اور طلسم ہوشربا کی سمت اڑنے لگا...... دو گھنٹے بعد تخت طلسم ہوشربا میں داخل ہوا اور کچھ دیر بعد افراسیاب کے دربار کے باہر اترا......

وہ تخت سے اترے تو تخت غائب ہوگیا۔ وہ تینوں طوطے کے پنجرے کے ہمراہ خوشی خوشی دربار میں داخل ہوئے درباری حیرت سے انھیں دیکھنے لگے۔ شہزادی نیلم افراسیاب کو سلام کر کے اس کے ساتھ والی کرسی پر جا بیٹھی۔ شاتون جن اور عمرو نے افراسیاب کو سلام کیا افراسیاب نے انھیں مسکرا کر اپنے قریب کی کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"شاتون جن...... عمرو کو پکڑ کر لائے ہو یا نہیں......" افراسیاب

نے شاتون جن سے پوچھا۔
اور شاتون جن نے طوطے کا پنجرہ افراسیاب کے قدموں میں رکھ دیا۔

☆......☆......☆

افراسیاب نے حیرت سے طوطے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لوگ بھی حیرت سے کبھی طوطے کی طرف دیکھتے اور کبھی شاتون جن کی طرف۔ افراسیاب نے چند لمحے طوطے کو گھورنے کے بعد شاتون جن سے کہا۔

''یہ کیا مذاق ہے...... ہم نے عمرو کا پوچھا...... اور تم نے طوطا سامنے رکھ دیا ہے...... عمرو کہاں ہے......'' افراسیاب نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

''عالیجاہ...... یہ طوطا ہی دراصل عمرو عیار ہے......'' شاتون جن نے مسکرا کر کہا...... ''میں نے اسے جادو سے طوطا بنا ڈالا ہے......''

''اوہ...... تو یہ بات ہے......'' افراسیاب نے سر ہلا کر کہا...... ''ذرا اسے اس کی اصل شکل میں لاؤ......''

شاتون جن بولا...... ''مجھے افسوس ہے عالیجاہ کہ اب یہ اصل شکل میں نہیں آ سکتا...... میرا جادو دراصل الٹا ہو گیا ہے...... آپ بے شک

شہزادی صاحبہ سے پوچھ لیں......"

افراسیاب نے شہزادی نیلم کی طرف دیکھا تو اس نے کہا۔

"جی ہاں...... ابا حضور...... شاتون جن ٹھیک کہہ رہا ہے...... طو
واقعی عمروعیار ہے...... میں اس کی گواہ ہوں...... آپ بے شک طو۔
سے خود پوچھ لیں...... وہ کون ہے......"؟

افراسیاب نے حیران ہوتے ہوئے طوطے کی طرف دیکھا ا
بولا۔

"تم کون ہو......"؟

"میں عمروعیار ہوں......" طوطے نے رٹا رٹایا جملہ دہرا دیا۔

"ہا ہا......" افراسیاب نے قہقہہ لگایا......"گویا عمروعیار اب سار
عمر کے لیے طوطا بن گیا ہے...... شاتون جن تم نے اچھا کیا جو اۓ
طوطا بنا ڈالا...... ورنہ یہ کم بخت ہمیں دھوکا دے کر نکل بھاگتا...... !
تمہیں کیا انعام دیا جائے......؟"

شاتون جن نے کہا......"حضور میری شادی شہزادی نیلم سے کرد
تو احسان مند رہوں گا......"

"اوہو...... تم شہزادی کی بجائے انعام میں کچھ اور مانگ
شاتون......" افراسیاب افسوس زدہ لہجے میں بولا۔

''کیونکہ عالیجاہ...... کچھ اور کیوں مانگ لوں......'' شاتون جن حیرت سے بولا۔

''کیونکہ جو تم کہہ رہے ہو ہم ویسا کرنے سے معذور ہیں......'' افراسیاب بولا......

''تمہارے آنے سے پہلے ہی ہم شہزادی کا رشتہ اپنے بھتیجے شہزادہ شوشا جادوگر سے طے کر چکے ہیں...... اس کے علاوہ جو کچھ مانگو گے پاؤ گے......''

عمرو نے شاتون جن کو اداس ہوتے ہوئے دیکھا تو اس کے کان میں کہا۔

''فکر نہ کرو...... میں شہزادی سے تمہاری شادی ضرور کروں گا......تم فی الحال اس سے پچاس لاکھ طلائی اشرفیاں مانگ لو...... جلدی کرو......''

''حضور...... مجھے پچاس لاکھ طلائی اشرفیاں دے دی جائیں......'' شاتون جن نے افراسیاب سے کہا۔ ''اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں چاہیے......''

''افراسیاب نے وزیر خزانہ کو حکم دیا کہ شاتون جن کو پچاس لاکھ طلائی اشرفیاں دے دی جائیں......''

افراسیاب کے حکم کی فوراً تعمیل ہوئی اور اشرفیوں سے بھری ہوئی سو

عمرو اور جن شاتون

بوریاں وزیر خزانہ نے شاتون جن کے سامنے لا کر رکھ دیں۔
عمرو اور شاتون جن بوریاں لے کر دربار سے باہر نکل آئے۔

☆......☆......☆

باہر آ کر شاتون جن نے منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں رکھا فوراً زمین سے ایک طلسمی تخت نمودار ہوا اور عمرو اور شاتون اس پر بیٹھ گئے اور بوریاں بھی انھوں نے تخت پر رکھ لیں اور شاتون جن کے حکم پر تخت فضا میں بلند ہو کر اڑنے لگا طلسم کی حدود سے باہر آ کر شاتون جن سے عمرو نے کہا۔

"آہ...... شاتون دوست...... مجھے بہت افسوس ہے کہ تمہاری شادی شہزادی نیلم سے نہ ہو سکی......"

"ہاں......" شاتون جن نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا...... "مگر دوست تم نے کہا تھا کہ تم شہزادی نیلم کی شادی ہر حال میں مجھ سے کرواؤ گے......"

"ہاں...... کہا تو تھا...... مگر اس کے لیے بہت وقت صرف ہوگا...... اور دولت بھی بہت خرچ کرنی پڑے گی......" عمرو نے مکاری سے کہا۔

"دولت...... دولت کی تم فکر نہ کرو دوست......" شاتون جن جلدی سے بولا...... "یہ پچاس لاکھ اشرفیاں تم لے لو...... اور اس کے بدلے

میں میری شادی جلدی سے شہزادی نیلم سے کروا دو......"

"صرف پچاس لاکھ اشرفیاں...... ارے یہ تو بہت کم ہیں شاتون...... جو عمل میں کروں گا نا...... اس کو پورا کرنے کے لیے اگر پچاس کروڑ اشرفیاں بھی ہوں تو کم ہیں......" عمرو نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ لگائی۔

"تم بس ایک بار میری شادی شہزادی سے کروا دو...... اس کے بعد جتنی دولت تمہیں چاہیے ہو گی میں دے دوں گا......" شاتون جن نے کہا۔

"ٹھیک ہے فی الحال تو میں یہ پچاس لاکھ اشرفیاں رکھ لیتا ہوں...... بعد میں جتنی ضرورت ہوگی...... یا جب بھی ضرورت ہو گی تمہارے محل میں آ کر لے لوں گا......" عمرو نے کہا۔

"اچھا...... لیکن یہ تو بتاؤ کہ کب تک میری شادی ہو جائے گی......" شاتون جن بے تابی سے بولا۔

"دو چار مہینے تو لگ جائیں گے دوست...... اب دیکھو...... شادی کوئی بچوں کا کھیل تو ہے نہیں جو فوراً ہو جائے......" عمرو نے منہ بنا کر کہا...... "اب تم ایسا کرو کہ اپنے لیے کوئی اور سواری بناؤ...... اور اس تخت پر میں اپنے ملک جا رہا ہوں......"

''لیکن میری شادی کا کیا بنے گا......'' شاتون جن نے کہا۔

''یار یہاں سے جاؤں گا تو شادی والا عمل کروں گا نا......'' عمرو نے کہا...... ''چلو اب ایسا کرو کہ تم اپنے محل کی طرف روانہ ہو جاؤ...... اور تخت کو حکم دو کہ مجھے میرے ملک میں لے جائے......''

''شاتون جن نے منتر پڑھ کر فضا میں پھونکا اور اسی وقت ایک شترمرغ نمودار ہو گیا...... شاتون جن اس پر جا بیٹھا...... اور تخت کو حکم دیا کہ فضول جادوگر کو اس کے گھر پہنچا دو......''

تخت کا رُخ عمرو کے ملک کی جانب ہوگیا...... شاتون جن کے شترمرغ کا رُخ قراقرم کی طرف ہوگیا تھا...... عمرو کا تخت تیزی سے فضا میں پرواز کرتا ہوا عمرو کے محل کے صحن میں اترا عمرو فوراً تخت سے نیچے اترا اور بوریوں کو بھی نیچے گھسیٹ لیا...... بوریوں کے نیچے آتے ہی تخت غائب ہوگیا...... اور عمرو طلائی اشرفیوں سے بھری ہوئی بوریاں کھول کر ساری اشرفیاں اپنی زنبیل میں بھرنے لگا وہ اپنی کامیابی پر دل ہی دل میں بہت خوش ہو رہا تھا......

☆......☆......☆

ادھر دربار میں افراسیاب نے عمرو کی گرفتاری کی خوشی میں ناچ گانے کی محفل منعقد کی۔ دوخوبصورت لڑکیاں رقص کرنے لگیں اور

عمرو اور جن شاتون

درباری شراب کے جام پر جام پینے لگے۔ ناچ گانے کے بعد افراسیاب نے شہزادی نیلم سے پوچھا۔

''شاتون جن کے ساتھ کون تھا......''؟

''وہ فضول جادوگر تھا ابا حضور......'' شہزادی نیلم نے کہا......

''عمرو کو اصل میں اسی نے گرفتار کیا تھا...... وہ شاتون کا دوست ہے...... اور اتنا زبردست جادو گر ہے کہ آسمان کو زمین پر گرا سکتا ہے......''

''اوہ...... آج تک نہ دیکھا نہ سنا کہ آسمان بھی گر سکتا ہے......'' افراسیاب نے مسکرا کر کہا...... ''بہرحال ہم بہت خوش ہیں...... ہمیں اس سے کیا کہ عمرو کو کس نے گرفتار کیا ہے...... یہی کافی ہے کہ طلسم کا بدترین دشمن عمروعیار ہمارے قدموں میں ذلیل و خوار ہو رہا ہے...... اچھا میں کتاب سامری میں اس کی گرفتاری کا حال دیکھ لیتا ہوں......''

یہ کہہ کر اس نے کتاب سامری اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا...... کتاب میں لکھا تھا۔

''وہ فضول جادوگر نہیں...... عمروعیار تھا اور یہ طوطا اصلی طوطا ہے...... نہ کہ عمرو...... عمرو نے آپ کو دھوکہ دیا ہے اور اب اس نے شاتون جن کو دھوکا دے کر اس سے پچاس لاکھ طلائی اشرفیاں بھی

حاصل کر لی ہیں اور اب واپس اپنے ملک بھی پہنچ چکا ہے...... اب اس کا کچھ نہیں بگاڑا جاسکتا......"

یہ خبر پڑھ کر افراسیاب کے ہاتھوں سے کتاب گر گئی اور غصے کے مارے اس کا بدن کانپنے لگا۔ اس نے شہزادی نیلم سے "افسوس کہ تم نے اس طوطے کے عمرو ہونے کی گواہی دی اور اصل عمرو نکل گیا...... نہ صرف فرار ہوگیا بلکہ شاتون جن کو اپنی عیاری سے دھوکا دے کر پچاس لاکھ طلائی اشرفیاں بھی ساتھ لے گیا ہے...... یہ طوطا اصل طوطا ہے...... اور وہ فضول جادوگر دراصل عمرو ہی تھا......"

یہ سن کر شہزادی نیلم کو بہت صدمہ ہوا...... افراسیاب نے غصے میں آ کر طوطے پر پھونک ماری اور طوطا جل کر راکھ ہوگیا...... اسے اس بات کا بے حد غصہ تھا کہ عمرو ایک بار پھر انھیں لوٹ کر جا چکا تھا اور وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے...... اس نے ایک منتر پڑھ کر تخت پر ہاتھ مارا اور دوسرے ہی لمحے ایک طلسمی پتلا نمودار ہوگیا۔

"کیا حکم ہے میرے آقا......" طلسم پتلے نے نہایت مؤدب لہجے میں کہا۔

"شاتون جن سے جا کر کہو کہ اس نے ہم سے دھوکہ کیا...... طوطا ہمارے حوالے کر گیا جبکہ اصلی عمرو نکل گیا...... اور وہ اتنا بڑا عیار

جادوگر ہونے کے باوجود اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکا......'' افراسیاب نے شاتون جن کے لیے پیغام کاغذی پتلے کو دیا اور پتلا غائب ہوگیا۔

☆......☆......☆

شاتون جن اپنے محل میں پہنچ کر شترمرغ سے اتر آیا اور شترمرغ غائب ہوگیا...... وہ اُداسی سے چلتا ہوا اپنے کمرے میں آیا اور بستر پر لیٹ گیا...... ابھی اسے لیٹے ہوئے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اس کے قریب کاغذ کا ایک پتلا نمودار ہوا...... اور شاتون جن چونک اٹھا۔

''شاتون جن...... مجھے شہنشاہ افراسیاب نے تمہارے پاس بھیجا ہے...... انھوں نے کہا ہے کہ تم نے ہم سے دھوکا کیا ہے...... عمرو کے بجائے طوطا ہمارے حوالے کر گئے جبکہ عمرو نکل گیا...... اور تم جو کہ اتنے بڑے عیار جادوگر ہو اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے......'' پیغام دینے کے بعد پتلا غائب ہوگیا۔

اور شاتون جن حیرانی سے سوچنے لگا کہ یہ کیسا پیغام افراسیاب نے بھیجا ہے...... عمرو کیسے نکل گیا اور طوطے کا کیا بنا...... کچھ سوچ کر اس نے منتر پڑھا اور بستر پر ہاتھ مارا فوراً ہی بستر سے ایک سنہری رنگ کا سانپ برآمد ہوا۔

''کیا حکم ہے میرے آقا......'' اس کے منہ سے مودبانہ انسانی

آواز خارج ہوئی۔

''عمرو کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کیسے نکل گیا اور افراسیاب نے اس طرح کا پیغام مجھے کیوں بھیجا......'' شاتون جن نے کہا۔

''آپ کے جانے کے بعد افراسیاب نے کتاب سامری دیکھی تھی میرے آقا...... اس سے انھیں ساری تفصیل معلوم ہوئی ہے......

دراصل فضول جادوگر اصل میں عمرو عیار تھا اس نے آپ سے دھوکا کیا اور خود کو جادوگر ظاہر کر کے آپ کے پچاس لاکھ اشرفیاں بھی ساتھ لے گیا......'' سانپ نے جواب دیا اور غائب ہوگیا۔

''اوہ......'' شاتون جن نے بے بسی سے ماتھے پر ہاتھ مارا...... ''میں...... میں زندہ نہیں چھوڑوں گا اسے...... اس خبیث کی جرأت کیسے ہوئی مجھ سے دھوکا کرنے کی...... وہ سبق سکھاؤں گا اسے کہ ساری عمر یاد رکھے گا......''

کہنے کے ساتھ ہی وہ تیزی سے بستر سے نیچے اترا اور کمرے سے باہر آ گیا...... محل کے احاطے میں آ کر اس نے خود پر منتر پڑھ کر پھونکا اور عقاب کی شکل اختیار کر کے عمرو کے ملک کی طرف پرواز کرنے لگا۔

عمرو کے ملک پہنچنے کے بعد وہ عمرو کے گھر کے قریب آیا اور اس کے گھر کے صحن میں اتر کر اپنے اصلی روپ میں آ گیا۔

عمرو اور جن شاتون

"باہر نکل...... بدبخت عمرو...... تیری شامت آ گئی ہے......" وہ گرج دار آواز میں دھاڑا......

عمرو اس وقت گھر میں اکیلا تھا۔ اشرفیاں زنبیل میں بھرنے کے بعد وہ اس وقت آرام کر رہا تھا جب اسے شاتون جن کی دھاڑ سنائی دی پہلے تو وہ حیران ہوا کہ شاتون جن اتنی جلدی واپس کیوں آ گیا...... اور اتنے غصے سے کیوں دھاڑ رہا ہے کہیں اسے حقیقت کا علم تو نہیں ہو گیا۔ عمرو نے سوچا کہ اگر اسے حقیقت کا علم ہو گیا تو یقیناً وہ اسے مارنے کی کوشش کرے گا۔

"خبیث عمرو...... نکل باہر...... ورنہ میں اندر آ رہا ہوں......" عمرو نے شاتون جن کی دھاڑ سنی۔

اب کیا کیا جائے...... کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ عمرو سوچنے لگا۔ ابھی وہ کچھ کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ شاتون جن اندر گھس آیا۔

"اوہ...... آؤ آؤ دوست...... سناؤ کیسے آنا ہوا......؟" عمرو نے خوشامدانہ لہجہ اختیار کیا۔

"بکواس بند کرو ذلیل آدمی...... مجھے دھوکا دے کر نقلی طوطا میرے حوالے کر دیا اور بتایا کہ تم فضول جادوگر ہو...... میں تمہارا وہ حشر کروں

گا کہ تمہاری پوری نسل یار رکھے گی......"

"ہاں...... تم سے کسی نے کہا ہے کہ وہ نقلی طوطا تھا......" عمرو نے ہکلا کر پوچھا......"وہ تو بالکل اصلی طوطا تھا یار......"

"ہاں...... یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ تم نے طوطا میرے کر دیا اور بتایا کہ یہ عمرو ہے حالانکہ عمرو تم خود ہو...... سزا کے لیے تیار ہو جاؤ......" شاتون جن نے غصیلے لہجے میں کہہ کر فوراً منتر پڑھ کر عمرو پر پھونک ماری اور عمرو طوطا بن گیا...... طوطا بن کر عمرو نے فوراً اڑنے کی کوشش کی مگر شاتون جن نے ایک اور منتر پڑھا اور طوطا پنجرے میں بند ہو گیا......

"ہا ہا ہا...... اب مزہ آئے گا...... دھوکے باز عمرو...... شاتون جن نے پنجرہ اٹھا کر کہا......"اب میں تمہیں افراسیاب کے حوالے اس شرط پر کروں گا کہ وہ شہزادی نیلم کا بیاہ مجھ سے کر دے......"

طوطے کا یعنی عمرو کا پنجرہ اٹھا کر شاتون جن عمرو کے مکان کے صحن میں آیا اور منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا...... فوراً ہی زمین سے ایک زرو جواہر سے بنی کرسی نمودار ہوئی...... شاتون جن کرسی پر بیٹھ گیا اور اسے اپنے محل کی جانب اڑنے کا حکم دیا کرسی فضا میں بلند ہوئی اور قراقرم کی حسین وادی میں عالیشان محل کی طرف پرواز کرنے لگی۔

عمرو اور جن شاطوتون

کچھ دیر بعد کرسی شاتون جن کے محل میں اتری شاتون جن کرسی سے اٹھا اور کرسی غائب ہوگئی۔ عمرو کے روپ میں طوطا پنجرے میں قید شاتون کے ہاتھ میں تھا۔

وہ پنجرہ لیے اپنے کمرے میں آیا اور دروازہ اندر سے بند کرلیا...... کمرے کے عین وسط میں موجود بستر والی مسہری اس نے ایک طرف کھینچی اور مسہری کے نیچے والی جگہ پر ایک دروازہ نظر آنے لگا۔ جو کہ یقیناً کسی زمینی تہہ خانے کا دروازہ تھا۔ دروازے پر بھاری قفل موجود تھا۔ شاتون جن نے اپنے لباس میں سے ایک چابی نکالی اور اسے قفل میں لگا کر قفل کھول لیا۔ نیچے سیڑھیاں نظر آرہی تھیں اور نیم تاریکی کا راج تھا۔ شاتون جن پنجرہ اٹھائے سیڑھیاں اترنے لگا۔ کافی ساری سیڑھیاں طے کر کے وہ تہہ خانے میں پہنچ گیا۔

وہاں ہلکی سرخ روشنی دیواروں سے یوں پھوٹ رہی تھی جیسے دیواریں نہ ہو زیرو واٹ کے بلب ہوں...... وہ راہداری تھی جس میں اردگرد کمرے بنے ہوئے تھے۔ وہ جگہ شاتون جن کی اپنی طلسم گاہ تھی۔ جہاں وہ اپنے دشمنوں کو سزائیں دیا کرتا تھا اور انھیں قید کیا کرتا تھا۔ پہلے کمرے کا دوازہ شاتون جن نے کھولا اور بلا دریغ اندر داخل ہوگیا۔ کمرے کے اندر بھی ویسی ہی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ دیواروں پر عجیب و

عمرو اور جن شاتون

غریب مخلوقات کے سر لٹکے ہوئے تھے۔ ہلکی سرخ روشنی میں ا
خوفناک مخلوقات کے وہ خوفناک کر اپنی بے نور کھلی آنکھوں سمیت
بھی خوفناک لگ رہے تھے...... عمرو منظر دیکھ کر دل ہی دل میں خوفز
ہوگیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر ایک دفعہ وہ اس زندان میں قید ہوگیا
پھر یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا۔ کوئی ایسا چکر چلانا چاہیے
شاتون جن اسے یہاں قید نہ کرے۔

''شاتون بھائی...... ایک بات مانو گے......'' عمرو نے لجاحت ۔
کہا۔

''بکواس بند کرو اور دوبارہ بھائی مت کہنا مجھے سمجھے......'' شاتو
جن غضبناک لہجے میں بولا۔

''اچھا...... شاتون نائی...... بات یہ ہے کہ......'' عمرو نے کہنا چاہا

''لگتا ہے تم ایسے نہیں سمجھو گے...... تمہارا گلا گھونٹنا ہی پڑے
گا......'' یہ کہہ کر شاتون جن عمرو کی طرف بڑھا۔

''ٹھہرو ٹھہرو......'' عمرو نے فوراً کہا اور شاتون رک گیا۔

''ہاہا''......عمرو نے ٹھنڈا سانس لیا...... ''کیا زمانہ آ گیا ہے......
تمہیں مٹھائی کھلانا چاہ رہا ہوں اور تم میرا گلہ گھونٹنے چلے آر
ہو......''

''مٹھائی کیسی مٹھائی......'' شاتون جن چونکا......

''اور تمہارے پاس کس طرح آئی مٹھائی......''

''تمہاری اور شہزادی نیلم کی شادی کی خوشی میں مٹھائی......'' عمرو نے کہا......

''دراصل مجھے بہت خوشی ہوئی ہے یہ سن کر کہ تم مجھے افراسیاب کے حوالے کر کے نیلم شہزادی سے شادی کر لو گے...... اس لیے میں چاہتا تھا کہ اس خوشی میں مٹھائی کھائی جائے......''

''لیکن اس وقت تم مٹھائی لو گے کہاں سے......'' شاتون جن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''تم مجھے ایک بار میرے اصل روپ میں تو لاؤ...... میں تمہیں مٹھائی کھلا دوں گا...... کیونکہ مٹھائی میرے لباس میں چھپی ہوئی ہے......'' عمرو نے کہا۔

''ہوں...... تمہیں انسان بنا دوں تا کہ تم بھاگ جاؤ...... میں تمہارے چکر میں نہیں آ سکتا اب......'' شاتون جن بولا۔

''لو...... بھاگوں گا کیسے بھلا...... تم مٹھائی کھانے کے فوراً بعد مجھے طوطا بنا دینا......'' عمرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے...... لیکن جب تک افراسیاب شہزادی نیلم کے رشتے

کے لیے مان نہ جائیں تب تک کیسی خوشی اور کیسی مٹھائی...... میں طلسم ہوشربا جا رہا ہوں...... افراسیاب سے بات کرنے...... اگر وہ شادی کے لیے مان گیا تو واپسی پر ضرور تمہاری مٹھائی کھاؤں گا......" شاتون جن بولا۔

"لو...... تب تک تو مٹھائی باسی ہو جائے گی......" عمرو بولا...... "شاید تمہیں معلوم نہیں یونان کی مشہور مٹھائی ہے یہ......"

"یونانی مٹھائی...... اچھا اچھا......" شاتون جن بولا...... "لیکن میں نے تو سنا ہے کہ یونانی مٹھائی پورا ہفتہ بھی پڑی رہے تو باسی نہیں ہوتی......"

"لیکن یہ......" عمرو نے کہنا چاہا۔

"بس بس...... کچھ بھی ہو...... میں مٹھائی واپسی پر ہی کھاؤں گا......" شاتون جن نے کہا اور پنجرہ چھت سے لٹکتے ہوئے ایک ہُک میں لٹکا کر کمرے سے باہر نکل آیا...... باہر آ کر اس نے دروازہ باہر سے بند کیا اور تالا لگا دیا...... اس کے بعد وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا...... اور تہہ خانے کا بیرونی دروازہ مقفل کر کے مسہری کھینچ کر اس کے اوپر کر دی...... تا کہ باہر سے آنے والے کسی کو بھی علم نہ ہو کہ تہہ خانہ کہاں ہے......

عمرو اور جن شاتون

مسہری تہہ خانے پر برابر کرنے کے بعد وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ محل کے صحن میں آ کر اس نے منتر پڑھ کر خود پر پھونک ماری اور مور بن کر فضا میں پرواز کرنے لگا۔ دو گھنٹے بعد وہ طلسم ہوشربا کی حدود میں داخل ہوگیا۔ شہنشاہ افراسیاب کے دربار میں اُتر کر اس نے منتر پڑھ کر خود پر پھونکا اور دوبارہ اپنی اصلی شکل میں لوٹ آیا۔

دربار میں اس وقت رقص و سرور کی محفل گرم تھی۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا افراسیاب کے تخت کے سامنے پہنچا تو افراسیاب اسے دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ دوبارہ شاتون جن کو آنے کی کیا ضرورت پڑ گئی۔ اس نے محفل ختم کرنے کا حکم دیا اور رقص بند کر دیا گیا۔

''کیا بات ہے شاتون...... کیسے آنا ہوا......'' افراسیاب نے پوچھا اور اسے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''شہنشاہ...... میں نے عمرو کو گرفتار کر لیا ہے......'' شاتون جن فخر سے گردن اکڑا کر بولا۔

''کیا...... اتنی جلدی......'' افراسیاب نے حیرت سے پوچھا۔

''جی ہاں...... میں شاتون جادوگر ہوں...... جس کے نام سے پورا کوہ قاف کانپتا ہے......'' شاتون غرور سے بولا۔

''اوہ...... لیکن عمرو ہے کہاں......'' افراسیاب نے پوچھا۔

عمرو اور جن شاتون

"وہ میرے قبضے میں ہے......" شاتون بولا۔

"تو تم اسے یہاں لے آؤ...... تا کہ اسے سزا دی جاسکے...... شاید تم نہیں جانتے کہ وہ طلسم والوں کا دشمن ہے......" افراسیاب نے جلدی سے کہا۔

"لے آؤں گا یہاں......" شاتون جن نے کہا۔

"مگر میری ایک شرط ہے......"

"کیا......"؟ افراسیاب نے پوچھا۔

"شرط یہ ہے کہ آپ شہزادی نیلم کی شادی مجھ سے کردیں...... اس کے بدلے میں عمرو کو آپ کے حوالے کر دوں گا......" شاتون جن نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے...... شہزادی نیلم کا رشتہ طے ہو چکا ہے...... میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے......" افراسیاب نے کہا۔

"ٹھیک ہے...... پھر میں عمرو کو آزاد کر دیتا ہوں......" شاتون جن نے کہا۔

"نہیں...... نہیں...... ایسا مت کرنا......" افراسیاب نے کہا...... "مجھے سوچنے دو......"

"ٹھیک ہے...... سوچ لیں اچھی طرح......" شاتون جن جو کہ ابھی

ب کھڑا تھا کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

''کافی دیر سوچنے کے بعد افراسیاب نے درباریوں کی جانب یکھا...... سب لوگ افراسیاب کی طرف دیکھ رہے تھے...... ان کے ہروں پر موجود سوال افراسیاب اچھی طرح جانتا تھا وہ سب سوچ رہے تھے کہ اگر افراسیاب نے شہزادی نیلم کی شادی شاتون سے نہ کی تو وہ مرو کو آزاد کر دے گا اور پھر سب لوگوں کو اپنی جان و مال کا خطرہ پڑ بائے گا...... عمرو کی وجہ سے طلسم کے کئی جادوگروں کے گھر اجڑ چکے تھے......

''ٹھیک ہے...... مجھے تمہاری شرط منظور ہے......'' افراسیاب نے کہا اور تمام درباریوں کے چہرے روشنی سے دمکنے لگے......'' مگر پہلے عمرو کو میرے حوالے کرو اس کے بعد شہزادی نیلم کی شادی تم سے کی جائے گی......''

''لیکن......'' شاتون نے کہنا چاہا۔

''ہماری زبان پر اعتبار کرو شاتون...... ہم تمہیں زبان دے چکے ہیں اور بے فکر رہو ہم اپنی زبان سے پھرتے نہیں......'' افراسیاب نے کہا۔

''اچھا...... ٹھیک ہے...... میں ابھی جا کر عمرو کو یہاں لاتا

ہوں......" شاتون جن نے کہا...... اور دربار سے باہر نکل آیا۔

باہر آ کر اس نے ایک طلسمی تخت طلب کیا اور اس پر بیٹھ کر اپنے محل کی طرف روانہ ہوگیا...... محل میں پہنچ کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا...... مسہری ہٹا کر اس نے تہہ خانے کا مقفل دروازہ کھولا...... وہ بے حد خوش تھا کہ افراسیاب اس کی شادی شہزادی نیلم سے کرنے پر تیار ہو گئے تھے...... دروازہ کھولنے کے بعد وہ سیڑھیوں کے ذریعے راہداری میں آیا اور اس پہلے کمرے کا دروازہ کھولا جس میں طوطے بنے عمرو کو اس نے بند کیا تھا۔

دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ پنجرہ جوں کا توں چھت سے لٹکا ہوا تھا اور عمرو طوطے کے روپ میں اندر موجود تھا۔ شاتون نے پنجرہ ہُک سے اتار لیا۔

"کیا بات ہے شاتون...... بہت خوش نظر آرہے ہو...... کہیں افراسیاب نے تمہاری شادی نیلم سے کر تو نہیں دی......" عمرو نے پوچھا۔

"نہیں ابھی نہیں کی...... ابھی صرف اس نے زبان دی ہے...... اس نے کہا ہے کہ عمرو کو میں ان کے حوالے کردوں تو وہ اس کے بعد میری شادی شہزادی نیلم سے کر دیں گے......" شاتون جن مسکرا کر

بولا۔

"مبارک ہو...... شاتون بھائی...... کیا اب تم مجھے افراسیاب کے دربار لے کر جا رہے ہو......" عمرو نے پوچھا۔

"ہاں......" شاتون نے جواب دیا۔

"جانے سے پہلے تم نے کہا تھا کہ واپسی پر اگر شادی کی بات پکی ہوگئی تو مجھ سے مٹھائی کھاؤ گے...... کیا بھول گئے ہو......" عمرو نے کہا۔

"نہیں...... یاد ہے مجھے......" شاتون بولا...... اور کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا...... اسے خطرہ تھا کہ کہیں عمرو انسانی روپ میں آ کر باہر نہ بھاگ جائے...... اس کے بعد وہ دوبارہ پنجرے کے پاس آیا...... جو کہ فرش پر پڑا تھا...... شاتون جادوگر نے منتر پڑھ کر پنجرے پر پھونکا اور دوسرے ہی لمحے پنجرہ طوطے سمیت غائب ہوگیا اب وہاں عمرو موجود تھا۔

"چلو...... اب جلدی سے مجھے یونانی مٹھائی کھلا دو......" شاتون جن بولا۔

عمرو نے زنبیل سے مٹھائی کا لفافہ نکال لیا اور مٹھائی نکال کر شاتون جن کے آگے کر دی...... شاتون جن نے جلدی سے ایک بڑا لڈو اٹھایا اور منہ میں رکھ لیا اور بولا۔

''ہوں...... بہت مزیدار ہے...... تم بھی کھاؤ......''

''میں بھی کھا لوں گا...... شاتون...... پہلے تم تو اچھی طرح کھا لو پیارے......'' عمرو نے کہا۔

ابھی ایک لڈو کھا کر شاتون جن دوسرے لڈو کی طرف ہاتھ ہی بڑھانا چاہتا تھا کہ اسے زور دار چکر آیا اور دوسرے ہی لمحے وہ تیورا کر زمیں پر آ رہا...... وہ بے ہوش ہو چکا تھا...... کیونکہ مٹھائی نشہ آور تھی۔

اس کے بے ہوش ہونے کے بعد عمرو نے جلدی سے مٹھائی کا لفافہ بند کیا اور زنبیل میں رکھنے کے بعد باہر نکل آیا۔ تہہ خانے کی سیڑھیاں چڑھ کر وہ کمرے میں آیا۔ تہہ خانے کا دروازہ بند کر کے اس نے مسہری کھینچ کر دروازے پر رکھی اور محل سے باہر کی طرف لپکا۔ راستے میں اسے ایک جن نظر آیا۔ یہ وہی غلام جن تھا۔ جس نے عمرو کو پچھلی بار شاتون جن کے کہنے پر کھانا لاکر دیا تھا۔ جب عمرو فضول جادوگر کے روپ میں آیا تھا۔ عمرو اس وقت بھی فضول جادوگر کے روپ میں تھا۔ کیونکہ گھر پہنچ کر اسے میک اپ اتارنے کی فرصت بھی نہیں ملتی تھی کہ شاتون جن اسے طوطا بنا کر یہاں لے آیا۔ اس وجہ سے فضول جادوگر کے روپ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔

''اے سنو......'' اس نے جن کو اشارے سے قریب بلایا۔

"کیا بات ہے...... فضول جادوگر......" جن نے ادب سے کہا وہ جانتا تھا کہ فضول جادوگر شاتون جن کا دوست ہے۔

"آج صبح میں جب آیا تھا تو تم نے میرے ساتھ پنجرے میں بند ایک طوطا دیکھا ہو گا......" عمرو نے کہا۔

"ہاں...... ہاں...... ضرور دیکھا تھا......" غلام جن ادب سے بولا۔

"ویسا ہی جادو سے ایک طوطا بنا دو...... دراصل میں طوطا بنانے والا منتر بھول گیا ہوں......" عمرو نے کہا وہ جانتا تھا کہ شاتون جن نے اپنے غلاموں کو تھوڑا بہت جادو سکھا رکھا ہے۔

"جو حکم سرکار......" غلام جن نے کہا اور ایک منتر پڑھ کر فرش پر ہاتھ مارا...... دوسرے ہی لمحے وہاں ایک پنجرہ نمودار ہوگیا جس میں ایک طوطا بھی تھا۔

"ٹھیک ہے...... اب تم جاسکتے ہو......" عمرو نے پنجرہ زمین سے اٹھاتے ہوئے کہا۔

عمرو کی بات سن کر جن عمرو کو سلام کر کے چلا گیا۔ عمرو تیزی سے واپس آیا اور شاتون جادوگر کے کمرے میں موجود تہہ خانے کا دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ جس کمرے میں شاتون جن بے ہوش پڑا تھا اس کمرے میں پہنچ کر اس نے پنجرہ فرش پر رکھ دیا اور خود سلیمانی چادر

اوڑھ کر شاتون جن کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد آخرکار شاتون جن کو ہوش آ ہی گیا۔ وہ فوراً اٹھ بیٹھا اور حیرت سے آنکھیں ٹپٹپانے لگا۔

''اوہ...... یہ مجھے کیا ہوگیا تھا......'' وہ بولا۔

''تمہیں نیند آ گئی تھی شاتون بھائی......'' عمرو بولا...... وہ اس وقت سلیمانی چادر میں چھپا ہوا تھا اس لیے کسی کو نظر نہ آسکتا تھا۔ شاتون جن یہی سمجھا کہ طوطا بولا ہے۔

''ہاں...... آج میں تھکا ہوا بھی بہت تھا...... مگر تم دوبارہ طوطا کیسے بنے جبکہ میں نے تو تمہیں انسان بنا دیا تھا......'' شاتون حیرت سے بولا۔

''تم نے خود ہی تو سونے سے پہلے مجھے دوبارہ طوطا بنایا تھا...... عمرو نے کہا...... شاید تم نیند کی زیادتی کی وجہ سے بھول گئے ہو......''

''اچھا ٹھیک ہے...... ابھی مجھے افراسیاب کے دربار بھی جانا ہے......'' شاتون جن نے کہتے ہوئے پنجرہ اٹھا لیا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ عمرو بھی غائب حالت میں اس کے ساتھ ساتھ باہر نکل آیا۔

کمرے سے باہر آ کر وہ شاتون جن کے ساتھ سیڑھیاں چڑھتا ہوا تہہ خانے سے باہر آ گیا۔ شاتون جن نے تہہ خانے کا دروازہ مقفل

کرنے کے بعد مسہری کھینچ کر برابر کی اور کمرے سے باہر نکل آیا......
باہر آ کر اس نے ایک منتر پڑھ کر فرش پر پاؤں مارا دوسرے ہی لمحے
ایک نہایت خوبصورت تخت وہاں نمودار ہوگیا۔

شاتون جن نے پنجرہ تخت پر رکھا اور خود بھی تخت پر بیٹھ گیا عمرو
بھی جلدی سے تخت پر بیٹھ گیا۔ شاتون نے تخت کو افراسیاب کے دربار
کی طرف چلنے کی ہدایت کی اور تخت فضا میں بلند ہو کر اڑنے لگا۔
شاتون جن نہیں جانتا تھا کہ اس وقت اس کے اور طوطے کے علاوہ کوئی
تیسری ہستی بھی تخت پر موجود ہے...... سلیمانی چادر میں ہونے کی وجہ
سے عمرو اسے تو کیا اس کے باپ کو بھی نظر نہ آ سکتا تھا۔ مقررہ فاصلہ
طے کر کے تخت دربار کے احاطے میں جا اترا اور فضول جادوگر پنجرہ اٹھا
کر تخت سے اتر آیا۔ عمرو بھی تخت سے اتر آیا اور تخت غائب ہوگیا۔

شاتون جن تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا دربار میں داخل ہوا جہاں
افراسیاب اور درباری اس کا انتظار کر رہے تھے۔ شاتون جن کے ہاتھ
میں طوطے کا پنجرہ دیکھ کر افراسیاب اور اس کے درباری چونک پڑے۔
شاتون نے پنجرہ لے جا کر افراسیاب کے قدموں میں رکھ دیا۔

''اوہ...... تو پھر دھوکا دینے آئے ہو مجھے......'' افراسیاب بولا۔

''نہیں حضور...... اب یہ واقعی عمرو عیار ہے ...... بے شک آپ اس

سے بات کر کے دیکھ لیں......" عمرو بھی شاتون جن کے ساتھ دربار میں داخل ہو چکا تھا اور اب شاتون جن کے ساتھ ہی سلیمانی چادر اوڑھ کر کھڑا تھا۔

"کیوں...... میاں طوطے...... کیا واقعی تم عمرو عیار ہو......" افراسیاب نے پوچھا۔

"ہاں...... افراسیاب...... بدقسمتی سے میں ہی عمرو عیار ہوں......" عمرو نے جواب دیا جو کہ غائبانہ حالت میں وہاں موجود تھا......

"اچھا یہ بتاؤ کہ تمہیں شاتون جن نے کیسے پکڑا......" افراسیاب نے مسکرا کر پوچھا۔

"یہ آپ شاتون جن سے ہی پوچھیں......" عمرو نے جواب دیا۔

افراسیاب نے شاتون جن کی جانب دیکھا اور شاتون نے عمرو کو پکڑنے کا پورا واقعہ حرف بہ حرف سنا دیا۔ افراسیاب نے شاتون کو اس کی بہادری کی داد دی۔

"واہ...... ہم تمہاری بہادری اور عقل مندی سے بہت خوش ہوئے ہیں شاتون......تم نے ایک دن اندر اندر ہی عمرو کو گرفتار کر لیا...... جبکہ میرے ملک کے سینکڑوں جادوگر آج تک اس کوشش میں مصروف رہے مگر ناکام رہے......" افراسیاب نے کہا۔

شاتون جن کی گردن فخر سے اکڑ گئی۔

''عالیجاہ...... اب اپنا وعدہ پورا کیجئے اور شہزادی نیلم کی شادی مجھ سے کر دیجھے......'' شاتون جن نے کہا۔

''ہاں...... ہاں...... ضرور کریں گے...... مگر پہلے عمرو کو تو سزا دے لیں......'' افراسیاب نے کہا اور منتر پڑھ کر طوطے کے پنجرے کی طرف پھونک ماری۔ طوطا پنجرے سمیت جل کر بھسم ہو گیا اس کی آخری چیخ بہت بھیانک تھی۔ وہ چیخ سلیمانی چادر میں چھپے عمرو نے ماری تھی تا کہ افراسیاب اور اس کے درباریوں کو یقین آ جائے کہ واقعی عمرو مر چکا ہے۔

''رقص و سرور کی محفل جمائی جائے......'' افراسیاب نے حکم دیا اور فوراً ہی وہاں رقص وسرور کی محفل جم گئی...... عمرو خاموشی سے سب کچھ دیکھتا رہا۔

عمرو خاموشی سے افراسیاب کے تخت پر پیچھے سے چڑھا اور افراسیاب کا تاج اس کے سر سے اتار لیا اور نیچے اتر آیا۔

''ارے...... ہمارا تاج...... ہمارا تاج کہاں گیا......'' افراسیاب کو تاج اپنے سر سے اترتا محسوس ہوا تو وہ چلایا...... رقص تھم گیا اور سب لوگ حیران ہو کر افراسیاب کو دیکھنے لگے...... جو بغیر تاج کے تخت پر

بیٹھا چلا رہا تھا...... سب درباری تخت کے ارد گرد تاج ڈھونڈنے میں مصروف ہو گئے عمرو نے تاج خاموشی سے آ کر کرسی پر بیٹھے ہوئے شاتون جن کے سر پر رکھ دیا...... پھر اچانک افراسیاب کی نظر شاتون کے سر پر موجود اپنے تاج پر پڑی تو وہ حیرت سے دھاڑا۔

''شاتون......'' اور تمام درباری اپنی اپنی جگہ ٹھہر کر شاتون کی طرف متوجہ ہو گئے...... ''تمہیں جرأت کیسے ہوئی ہمارا تاج اتار کر اپنے سر پر رکھنے کی...... تم کیا سمجھتے ہو عمرو کو گرفتار کر کے تم طلسم کے شہنشاہ بن بیٹھو گے......''

اس دوران شاتون بری طرح گھبرا گیا اس نے فوراً تاج اتارا اور افراسیاب کی طرف بڑھا...... وہ حیران تھا کہ تاج اس کے سر پر کیسے پہنچا......

''ہم تمہیں وہ سزا دیں گے شاتون کہ...... کوہ قاف کی آئندہ نسلیں کانپ اٹھیں گی......'' افراسیاب نے گرج کر کہا۔

''لیکن عالیجاہ...... میں نے آپ کا تاج نہیں اُتارا...... مجھے تو پتہ بھی نہیں چلا کہ یہ کیسے آپ کے سر سے میرے سر پر پہنچا......'' شاتون جن گھبرا کر بولا اور تاج افراسیاب کے تخت پر رکھ دیا۔

''بکواس بند کرو...... تم شاید جانتے نہیں کہ......'' افراسیاب نے

کہنا چاہا۔

"عالیجاہ...... یہ کسی نے جادو کے زور سے میرے سر پر رکھا ہے...... یہاں کوئی ایسا ہے جو مجھے آپ کا داماد بنتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا...... یقیناً یہ اس کی حرکت ہے......" شاتون جن افراسیاب کی بات کاٹ کر جلدی سے بولا۔

دربار میں افراسیاب کا وہ بھتیجا بھی موجود تھا جس کی شادی شہزادی نیلم سے ہونا تھی...... وہ واقعی غصے میں تھا...... وہ نہیں چاہتا تھا کہ شاتون کی شادی شہزادی نیلم سے ہو...... مگر شاتون کا اپنے اوپر الزام لگانا اسے مزید جھڑکا گیا۔

"بکواس بند کرو شاتون......" وہ چلا اٹھا۔

"یہ سب کچھ اسی نے کیا ہے شہنشاہ...... یقیناً یہ مجھے آپ کی نظروں میں رسوا کر کے خود شہزادی نیلم سے شادی کرنا چاہتا ہے......" شاتون جن نے کہا۔

"گرفتار کر لو شہزادے شوشا کو......" افراسیاب نے فوراً سب کو اپنے بھتیجے کی گرفتاری کا حکم دیا۔

"نہیں...... چچا حضور...... یہ غلط کہہ رہا ہے......" شہزادے شوشا نے کہنا چاہا۔

''خاموش رہو...... ہم چاہتے تو تمہیں اس حرکت پر پھانسی دے دیتے...... مگر چونکہ تمہارا تعلق شاہی خاندان سے ہے اس لیے ہم صرف تمہاری قید کا حکم دیں گے......'' افراسیاب نے کہا...... ''اور تم اس وقت تک زندان میں رہو گے...... جب تک شاتون اور شہزادی نیلم کی شادی نہیں ہو جاتی......''

''نہیں چچا حضور...... نہیں......'' شوشا نے کہا...... مگر اس کا کوئی حکم کام نہ آیا اور سپاہی اسے پکڑ کر زندان کی طرف لے گئے۔

''رقص کی محفل دوبارہ شروع کی جائے......'' افراسیاب نے حکم دیا

''مگر عالیجاہ...... میرا تو کوئی فیصلہ کر دیں......'' شاتون جن نے کہا...... عمرو یہ سب تماشا دیکھ کر دل ہی دل میں ہنس رہا تھا۔

''تم کل بارات لے آؤ...... اور شہزادی نیلم کو لے جاؤ......'' افراسیاب نے کہا...... پھر وہ درباریوں سے بولا...... ''شادی کی تیاریاں شروع کی جائیں...... اور محل میں جا کر اطلاع دے دو کہ نیلم کی شادی شاتون سے کی جا رہی ہے......''

اسی وقت پورے دربار میں مبارکباد کا شور مچ گیا...... سب لوگ بڑھ چڑھ کر افراسیاب اور اس کے ہونے والے داماد شاتون جن کو مبارکباد دے رہے تھے۔

عمرو اور جن شاتون

عمرو دربار سے باہر نکل آیا...... اس نے سوچا کہ طلسم میں آ ہی گیا ہے تو کچھ لوٹ مار کرنی چاہیے...... وہ سلیمانی چادر اوڑھ کر چلتا ہوا یک خوبصورت سے مکان کی طرف بڑھا...... مکان کے دروازے پر راوٴنہ طلسم کھٹل جادوگر کے نام کی تختی آویزاں تھی...... چونکہ داروغہ ربار میں موجود تھا...... اس لیے عمرو جانتا تھا کہ محل میں اس کی بیوی کے سوا کوئی نہ ہوگا...... اس وقت رات ہو چکی تھی...... دو دربان رواز ے پر پہرہ دے رہے تھے۔

عمرو چپ چاپ ان دونوں کے درمیان میں سے گزرا اور دروازہ ھکیل کر اندر داخل ہوگیا۔ عمرو چونکہ ان دونوں کو سلیمانی چادر ہونے کی جہ سے نظر نہ آ سکتا تھا اس لیے وہ دروازہ خود بخود کھلتا دیکھ کر حیران و گئے۔

"ارے یہ دروازہ کیسے کھلا......" ایک دربان حیرت سے بولا۔

"شاید ہوا سے کھلا ہے......" دوسرے نے جواب دیا۔

"لیکن اگر ہوا ہوتی تو ہمیں تو محسوس ہوتی...... اور ویسے بھی اتنا ھاری دروازہ ہوا سے تو نہیں کھل سکتا......" دوسرے نے کہا...... عمرو ان ں باتوں پر ہنستا ہوا مکان کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا یا...... اندر داخل ہو کر وہ ایک کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا

دروازہ کھول کر اس نے اندر جھانکا...... وہ کمرہ قیمتی سازوسامان سے
آراستہ تھا...... مگر وہاں کوئی نہ تھا...... عمرو دوسرے کمرے کی طرف بڑھ
اس کمرے کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا...... عمرو نے اندر جھانکا تو اند
ایک نوجوان عورت دکھائی دی...... جو ایک بچے کو اٹھا کر بیٹھی ہوئی تھی
عمرو سمجھ گیا کہ یقیناً یہ بچہ اور بیوی داروغہ کی ہے...... وہ اسی طرح
کمرے میں دیکھتا رہا...... ایک کمرے کا دروازہ مقفل تھا...... عمرو نے
زنبیل سے سلیمانی چابی نکالی اور دروازہ کھول لیا۔

کمرے میں بے شمار صندوق پڑے تھے۔ عمرو نے ایک صندوق
کھولا تو وہ زر و جواہر سے بھرا ہوا تھا۔ یقیناً باقی سب صندوقوں میں بھی
جواہرات تھے۔ عمرو کی آنکھیں چمکنے لگیں اور اس نے تمام جواہرات
اپنی زنبیل میں بھرنے شروع کر دیئے۔ تمام صندوق خالی کرنے کے
بعد وہ بے حد تھک گیا تھا۔ کمرے سے باہر آ کر اس نے دروازہ مقفل
کیا اور آگے چل دیا۔ آگے جا کر اسے سیڑھیاں چھت کی طرف جاتی
ہوئی دکھائی دیں۔ وہ سیڑھیوں کے ذریعے چھت پر پہنچا۔ چھت پر پہنچ
کر اس نے جھانکا۔ گلی میں بے حد چہل پہل ہو چکی تھی۔ طلسم کی تمام
جادوگریاں جوق در جوق افراسیاب کے محل کی طرف جا رہی تھیں۔ محل
دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔ عمرو واپس جانا چاہتا تھا مگر پھر اس نے سو

کہ کیوں نہ جاتے جاتے شاتون جن کی شادی دیکھتا جائے۔ یہ سوچ کر وہ وہیں چھت پر بیٹھ گیا اور طلسم ہوشربا کی شہزادی کی شادی کی ہل پہل دیکھنے لگا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ شاتون جن اب تک واپس چلا گیا ہوگا اور اپنی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہوگا۔ بیٹھے بیٹھے عمرو کو نیند آنے لگی اور وہ سلیمانی چادر اچھی طرح اوڑھ کر سو گیا۔

اگلے دن دوپہر سے کچھ پہلے عمرو کی آنکھ کھلی۔ اس نے اٹھ کر جلدی سے سلیمانی چادر اچھی طرح اوڑھی اور چھت سے نیچے جھانکنے لگا۔ محل سے گانا گانے کی آوازیں آرہی تھیں۔ گلی میں رنگ برنگی جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں اور دیگیں پکائی جارہی تھیں۔ عمرو کو بھی کافی بھوک محسوس ہوئی وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچا اور خاموشی سے داروغہ کے مکان سے باہر نکل آیا۔

دیگیں ابھی تیار نہ ہوئی تھیں عمرو نے سوچا کہ محل میں شاید کھانے کو کچھ مل جائے۔ وہ خاموشی سے محل میں داخل ہوا۔ محل میں بہت رونق لگی ہوئی تھی۔ عورتیں ڈھولک کی تھاپ پر ناچ رہی تھیں۔ عمرو محل کے باورچی خانے میں داخل ہوا وہاں اس وقت کوئی نہ تھا۔ میز پر کھانے کی کچھ چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ کھانا کھا چکنے کے بعد وہ محل میں گھومنے

لگا۔

"میں نے شہزادی کے جہیز کی سب چیزیں اس کمرے میں رکھوادی ہیں۔ اب دروازہ مقفل کر دو...... بارات کے آنے پر ہی اب یہ کھوا جائے گا......"

ایک کمرے کے دروازے سے باہر نکلتی ہوئی ایک عورت نے دوسپاہیوں سے کہا جو کہ دروازے کے باہر موجود تھے۔ عورت کے کہنے پر سپاہیوں نے دروازہ بند کر دیا اور چلے گئے۔

عمرو کچھ سوچتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھا۔ تالا کھول کر اندر داخل ہوا اور دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ اندر فرنیچر اور دوسرے سازو سامان کے علاوہ کئی صندوق جواہیرات کے بھرے ہوئے بھی رکھے تھے۔

یہ سب شہزادی نیلم کا جہیز تھا۔ عمرو نے صندوقوں میں موجود تمام دولت اپنی زنبیل میں بھری اور ایک پرچے پر افراسیاب کے نام پیغام لکھ کر وہاں رکھ دیا اور محل سے باہر آ کر اپنے ملک کی طرف روانہ ہوگیا۔

شام ہونے سے کچھ دیر پہلے ہی شاتون جن باراتیوں اور ڈھول تاشوں کے ہمراہ آن موجود ہوا۔ بہت سی رسموں کے بعد کھانا کھلایا گیا

اس کے بعد شہزادی کی رخصتی کر دی گئی۔

شاتون جن ایک خوبصورت سی اڑنے والی بگھی میں شہزادی نیلم کے ہمراہ وہاں سے روانہ ہوگیا۔ جہیز کے سامان کے بارے میں اس نے افراسیاب سے کہا تھا کہ وہ کل سارا سامان منگوا لے گا۔

دوسرے دن جب شاتون جن کے غلام سامان اٹھانے کے لیے آئے اور جہیز کے کمرے کا دروازہ کھولا گیا تو وہاں موجود زر و جواہر کے صندوق خالی پا کر ملازموں کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے......

''ارے یہ صندوق کیسے خالی ہو گئے......'' کئی عورتیں ایک دم چلا اٹھیں۔

''شاید کسی نے چوری کیا ہے سب......'' ایک عورت بولی۔ اتنے میں ایک عورت کاغذ کا ایک پرچہ اٹھالائی......

''ارے دیکھو...... یہ کیا ہے......'' یہ تو شاید شہنشاہ کے نام کوئی پیغام ہے......'' پرچہ فوراً افراسیاب کو پہنچا دیا گیا......

''پیارے افراسیاب...... میں تمہاری بیٹی کا جہیز لوٹ کر جا رہا ہوں...... یہ مت سمجھنا کہ میں مر چکا ہوں...... اور میں اتنی آسانی سے مر بھی نہیں سکتا...... تم یہ آج کی شکست تمام عمر یاد رکھو گے......''

''فقط تمہارا دشمن...... عمرو عیار......''

پیغام پڑھ کر افراسیاب نے سر پیٹ لیا...... وہ جو عمرو کو مردہ سمجھ رہا تھا......

اس نے ایک بار پھر اسے شکست سے دو چار کر دیا گیا تھا...... اور یہ سب شاتون جن کی وجہ سے ہوا تھا......

مگر اب وہ شاتون جن کو بھی کوئی سزا نہیں دے سکتا تھا

کیونکہ وہ اس کا داماد بن چکا تھا......

ختم شد